89708 ـ بچے ماں كى پرورش ميں ہونے كى صورت ميں اولاد كے خرچ كى مقدار

سوال

ميرے اور بيوى كے مابين طلاق ہو گئى ہے اور ميرے چار بچے ہيں ايك بيٹا آٹھ برس كا اور ايك بيٹى ساڑھے چار برس اور ايك تين برس كى اور ايك دودھ پيتا بچہ جس كى عمر نو ماہ ہے، ان كے خرچ كى مقدار كيا ہے، علم ميں رہے كہ ماں پيسے والى ہے ؟

پسنديده جواب

الحمد للہ.

اول:

علماء كا اتفاق ہے كہ بچوں كا خرچ والد كے ذمہ ہے، چاہے وہ اپنى بيوى كو اپنے پاس ركھے يا اسے طلاق دے دے، اور چاہے بيوى فقير ہو يا مالدار ماں پر واجب نہيں كہ باپ كى موجودگى ميں اولاد پر خرچ كرتى پھرے.

اور جس عورت كو طلاق رجعى ہو عدت كى مدت ميں اس كا خرچ اور رہائش اس كے خاوند كے ذمہ واجب ہے، اور جب عدت ختم ہو جائے اور بيوى حاملہ نہ ہو تو خاوند پر واجب نہيں.

اور جب مطلقہ عورت بچوں كى پرورش كرتى ہو تو ان بچوں كا نان و نفقہ ان كے والد پر ہو گا، اور بچے كى پرورش كرنے والى كو حق حاصل ہے كہ وہ بچے كو دودھ پلانے كى اجرت طلب كر سكتى ہے.

اور اولاد كا خرچ ان كى رہائش اور كھانا پينا، اور لباس اور تعليم اور ہر وہ چيز جس كى انہيں ضرورت ہو ان اشياء كو شامل ہو گا، اور اس كى مقدار كا اندازہ بہتر طريقہ سے لگايا جائيگا، اور اس ميں خاوند كى حالت كا خيال ركھا جائيگا.

كيونكہ اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

كشادگى والے كو اپنى كشادگى سے خرچ كرنا چاہيے اور جس پر اس كے رزق كى تنگى كى گئى ہو اسے چاہيے كہ جو كچھ اللہ نے اسے دے ركھا ہے اسى ميں سے (اپنى حسب حيثيت) دے، كسى شخص كو اللہ تعالى تكليف نہيں ديتا مگر اتنى ہى جتنى طاقت اسے دے ركھى ہے، اللہ تنگى كے بعد آسانى و فراغت بھى كر دے گا الطلاق (7).

یہ چیز ایک علاقے اور شہر و ملک کے اعتبار سے مختلف ہو گی، اور اشخاص کے اعبتار سے بھی مختلف.

لہذا اگر خاوند غنی و مالدار ہو تو اس کی مالداری کے مطابق، یا پھر وہ فقیر ہو یا متوسط طبقہ سے تعلق رکھتا ہو تو بھی اس کی حالت کے مطابق ہو گا، اور اگر ماں اور باپ کسی معین مقدار پر متفق ہو جائیں چاہے قلیل ہو یا کثیر تو بھی معاملہ ان پر ہے، لیکن تنازع و اختلاف کے وقت فیصلہ قاضی کریگا.

دوم:

طلاق شدہ عورت کے لیے جائز ہے کہ وہ بچے کو دودھ پلانے کی اجرت کا مطالبہ کرے، اس میں علماء کا اتفاق ہے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" بچے کی رضاعت کا خرچ باپ اور دادا کے ذمہ ہے، اور انہیں حق حاصل نہیں کہ وہ طلاق شدہ والدہ کو دودھ پلانے پر مجبور کریں، ہمیں اس میں اختلاف کا کوئی علم نہیں "انتہی

دیکھیں: المغنی (11 / 430).

اور وہ یہ بھی کہتے ہیں:

" اگر ماں اسے اجرت پر دودھ پلانے کا مطالبہ کرتی ہے تو وہ اس کی زیادہ حقدار ہے، چاہے والد کو کوئی مفت دودھ پلانے والی مل جائے یا نہ ملے "

دیکھیں: المغنی ابن قدامہ (11 / 431).

اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" رضاعت کی اجرت حاصل کرنا ماں کا حق ہے اس میں علماء کا اتفاق ہے، جیسا کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

اور اگر وہ تمہارے بچے کو دودھ پلائیں تو انہیں اس کی اجرت دے دو . انتہی

دیکھیں: الفتاوی الکبری (3 / 347).

واللہ اعلم.